Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۰ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ ۶ نبوت ۱۳۵۳ہش ۔ ۶ نومبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۵۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اِن دنوں بفضلہٖ تعالیٰ اچھی چل رہی ہے ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ابتلاء ہمیشہ عارضی ہوتا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۲ نومبر ۱۹۴۰ء میں فرمایا :۔

"رمضان گزر گیا اور وہ دن آگیا جسے عید کہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رمضان ہمیشہ ختم ہو جاتے ہیں اور خدا اپنے بندوں کے لئے عیدیں بھیج دیتا ہے ۔ لمبے سے لمبا عرصہ امتحان کا جو خدا نے اپنے بندوں کے لئے رکھا ہے رمضان کا مہینہ ہے تیس دن خدا کے بندے روزے رکھتے ہیں بھوکے رہتے ہیں پیاسے رہتے ہیں، شہوانی تقاضوں سے بچتے ہیں، راتوں کو جاگتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں تلاوت قرآن کریم زیادہ کرتے ہیں، ذکرِ الٰہی کرتے ہیں اور بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں ۔

غرض یہ تیس دن کا مہینہ دینی لحاظ سے عجیب لطف اور مزے کا مہینہ ہوتا ہے لیکن جسمانی لحاظ سے ایک امتحان ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بندے بھوکے اور پیاسے رہتے اور شہوانی تقاضوں سے اپنے آپ کو مجتنب رکھتے ہیں لیکن یہ ابتلا ایک مہینہ کے بعد ختم ہو جاتا ہے اور خدا اپنے بندوں کے لئے عید کا دن لے آتا ہے اس طرح مومنوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو وہ ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں اور ان کے بعد جلد ہی خوشی اور راحت کا دن آجاتا ہے "

(خطباتِ محمود جلد اول صفحہ ۲۲۷)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم خدا کی راہ میں عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے

انفاق فی سبیل اللہ بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے

"دُنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علمِ تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مُراد دل ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقا اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصّہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے ۔ ۔ ۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے ۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۶)

جہاں تک ممکن ہو بیرونی جماعتوں کے احباب بڑی عید پر ربوہ میں قربانیاں کروائیں

اہلِ ربوہ قربانی کا زیادہ سے زیادہ گوشت جلسہ سالانہ کے انتظام کو دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۷۴ء میں احبابِ جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ اِس سال عید الاضحیٰ جو بڑی عید کہلاتی ہے جلسہ سالانہ کے ایّام میں آرہی ہے، انشاء اللہ العزیز ۔ اِس سال عید الاضحیٰ ۲۵ دسمبر کو ہوگی ۔ اِس موقع پر جماعت کے دوست ربوہ میں بھی اور بیرون ربوہ قربانیاں دیں گے ۔ ایسے احباب جو ربوہ میں قربانی دینا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ایک نظام کے ماتحت قربانیوں کو تین دنوں پر تقسیم کرلیں اور اپنی قربانیوں کے گوشت کا جس قدر حصّہ ممکن ہو جلسہ سالانہ کے نظام کو پہنچائیں ۔

بیرون ربوہ قربانیاں دینے والے احباب کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ انہیں چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک حالات انہیں اجازت دیں وہ اپنی قربانیاں ربوہ میں کروائیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ :۔

(۱) ربوہ کے احباب اپنی قربانیاں ایک نظام (جو تجویز کر دیا جائے گا، انشاء اللہ) کے ماتحت تین دن کریں گے اور قربانی کے گوشت کا جس قدر حصّہ ممکن ہو ناظم گوشت جلسہ سالانہ کو پہنچائیں گے ۔

(۲) بیرونی جماعتوں کے احباب کیلئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر وہ اس موقع پر قربانی کے جانور مرکز میں بھجوانا چاہیں تو وہ صیغہ جلسہ سالانہ کو مطلع کردیں کہ وہ جانور بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ اِس صورت میں جانور ۲۴ دسمبر تک ربوہ پہنچ جانے چاہئیں اور اگر وہ قربانی کے جانور کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں بکرے کی قیمت ۱۲۰ روپے تا ۱۵۰ روپے اور گائے کی قربانی میں حصّہ کی صورت میں قیمت فی حصّہ ۱۰۰ روپے تا ۱۲۰ روپے ہوگی ۔ اِس کے مطابق رقوم افسر جلسہ سالانہ کے نام بھجوا دیں انشاء اللہ العزیز اُن کی طرف سے اِس موقع پر قربانی کروا دی جائے گی ۔

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۶ نبوت ۱۳۵۳ھ

تحریک جدید کے نئے سال کا افتتاح

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت کے شروع میں جہاں اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ مومنوں پر ابتلاء ضرور آتے ہیں وہاں ابتلاؤں کی ایک غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ تا حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں میں فرق ظاہر ہو جائے جیسا کہ فرمایا:۔

فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۴)

مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے ذریعہ سے ظاہر کر دے گا ان لوگوں کو بھی جنہوں نے ایمان کا دعویٰ کرنے میں سچ بولا اور انہیں بھی جنہوں نے جھوٹ موٹ ایمان کا دعویٰ کر کے یہ ظاہر کیا کہ گویا وہ بھی مومن ہیں حالانکہ فی الحقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ابتلاء وارد ہوتا ہے تو حقیقی مومن ایمان کے تقاضے پورے کرنے میں پہلے سے بہت زیادہ مستعد ہو جاتے ہیں۔ ابتلاء کے نتیجہ میں جو تکلیف بھی انہیں پہنچتی ہے وہ اسے ہی صبر سے برداشت نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ایمان کے ایک ایک تقاضہ کو اور زیادہ عزم و تعہد اور مستعدی کے ساتھ ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ ایسا وہ اس لئے کرتے ہیں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے دعوائے ایمان میں جھوٹے نہیں بلکہ سچے ثابت ہوں۔ ابتلاء کے نتیجہ میں پہنچنے والی عارضی تکالیف کی انہیں قطعاً کوئی پرواہ نہیں ہوتی اسے وہ صبر اور استقامت سے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ البتہ انہیں فکر یہ دامنگیر رہتا ہے کہ دیگر فرائض کی ادائیگی میں ان سے کوئی معمولی سی لغزش یا کوتاہی سرزد نہ ہونے پائے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومن قرار پا سکیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی کسی کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے دعوائے ایمان میں جھوٹے قرار دیدئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابتلاؤں کے زمانہ میں حقیقی مومن تکالیف برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ جملہ فرائض کی ادائیگی میں پہلے سے کہیں بڑھ کر مستعدی کا ثبوت دیتے ہیں۔

اب جہاں تک ایمان کے عملی تقاضوں کا تعلق ہے ان میں سے ایک اہم تقاضہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے سے ذرا نہیں ہچکچاتے۔ بلکہ انشراح صدر کے ساتھ اسے خرچ کرتے چلے جاتے ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۝ (الانفال ۳ تا ۵)

ترجمہ:۔ مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں۔ (نیز مومن وہ ہیں) جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (اور اسی طرح حقیقی مومن وہ ہیں) جو نمازوں کو (شرائط کے ساتھ) ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہ (مذکورہ بالا صفات رکھنے والے) ہی سچے مومن ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سچے اور حقیقی مومنوں کی دیگر علامات کے علاوہ ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اس میں سے وہ اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر یہی نہیں کہ وہ ایک اقل حصہ خرچ کرنے کو ہی کافی سمجھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال کو اس حد تک بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں کہ انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں ان کی یہ کوشش عند اللہ انتہائی جدوجہد قرار پا سکے۔ اسی لئے فرمایا:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں (یعنی انتہائی کوشش بروئے کار لاتے ہیں) یہی لوگ سچے (مومن) ہیں۔

اب چونکہ ابتلاء حقیقی اور نام کے مومنوں میں فرق ظاہر کرنے کی غرض سے وارد کیئے جاتے ہیں اس لئے ابتلاء کے ایام میں حقیقی مومن ایمان کے جملہ دیگر تقاضوں کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کے تقاضہ کو بھی پورا کرنے میں عام دنوں کے مقابلہ میں زیادہ سرگرمی اور جذبہ و جوشش کا مظاہرہ کرتے ہیں تا کہ وہ عند اللہ حقیقی مومن قرار پا سکیں۔

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ آجکل ہم مشیتِ الٰہی کے ماتحت اس کی پہلے سے دی ہوئی خبروں کے مطابق ایک ابتلاء میں سے گزر رہے ہیں اور موجودہ ایام ابتلاء کے ایام ہیں۔ ان ایام میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم نومبر بروز جمعۃ المبارک تحریک جدید کے نئے سال (دفتر اوّل کے اکتالیسویں و دفتر دوم کے اکتیسویں اور دفتر سوم کے دسویں سال) کے افتتاح کا اعلان فرمایا ہے اور اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ احباب جماعت نئے سال میں بڑھ چڑھ کر تحریک جدید کے وعدے لکھوائیں گے۔

ہمیں احباب جماعت کے اخلاص کے پیش نظر یقین ہے کہ وہ تحریک جدید کے نئے سال کے لئے نہ صرف بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائیں گے بلکہ جو معیار ان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس پر ہی اکتفا نہیں کریں گے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر دکھائیں گے اور پھر ان وعدوں کو گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تیزی سے جلد از جلد ادا کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور اس طرح موجودہ ایام ابتلاء میں ثابت کر دکھائیں گے کہ وہ بحمد اللہ تعالیٰ سچے اور حقیقی مومن ہیں اور اس زمانہ میں

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

کے حقیقی مصداق وہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو کیا مرد اور کیا عورت، کیا بڑے اور کیا چھوٹے سب کو موجودہ خاص ایام میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے اور دنیا پر اس حقیقت کو ایک دفعہ پھر نہایت شان سے آشکار کرنے کی توفیق عطاء فرمائے کہ ایک نہیں کروڑ ابتلاء ہوں ان کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے ماتحت آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا اور وہ اپنے عمل سے اپنے سچے اور حقیقی مومن ہونے کا ثبوت دیتے چلے جائیں گے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر اور اپنی تائید و نصرت کا ایک چمکتا ہوا نشان ظاہر فرما۔

درخواست دعا:۔ میرا اکلوتا فرزند عزیز شمس الحق متعلم فرسٹ ایر تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ دو ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ صبح کے وقت بخار نارمل ہونے کے بعد شام کو پھر چڑھ جاتا ہے۔ عزیز کمزور بہت ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (شیخ عبد الحق لائلپوری لنگر خانہ نمبر ۲ دار الرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیۂ کریمہ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا کا معیارِ صداقت اور بہائیت

(مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ)

بہائیوں کے خود ساختہ اور انوکھے طرزِ استدلال کے مطابق جناب ابوالفضل صاحب بہائی مبلغ نے اپنی کتاب "الفرائد" میں قرآن پاک کی آیت لو تقوّل علینا... الخ کو پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ جناب علی محمد صاحب باب اور جناب بہاء اللہ صاحب دونوں اپنے دعاوی میں سچے اور حق پر تھے حالانکہ جو معیارِ صداقت اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں بیان فرمایا ہے وہی معیارِ صداقت جناب باب اور جناب بہاء اللہ صاحب کے باطل پر ہونے کا ایک بیّن اور واضح ثبوت ہے۔

ذیل میں یہ معیارِ صداقت خود بہائی تحریرات کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے اور فیصلہ قارئین کرام کی دانست پر چھوڑا جاتا ہے کہ آیا واقعہ میں باب اور بہاء اللہ اپنے دعاوی میں سچے اور حق پر تھے یا دونوں ہی باطل کے علمبردار اور دنیا میں بے دینی اور شرک کو پھیلانے والے تھے۔ ابوالفضل صاحب بہائی اپنی کتاب "الفرائد" کے صفحہ چوبیس میں یہ تحریر کرتے ہیں :-

"بلکہ در صحفِ الٰہیہ وارد است کہ اگر نفسے کلامے را خود ...... و بخداوند بندد و بافترا باو جلّت عظمتہ نسبت دہد حق جلّ جلالہٗ بیمین قدرت او را اخذ فرماید و ہلاک کند و مہلت نہ دہد و او را و کلامش را زائل نماید چنانچہ در سورۂ مبارکہ حاقّہ فرمودہ است ولو تقوّل علینا ...... الخ"

(کتاب الفرائد صفحہ ۲۴)

ترجمہ:- بلکہ صحفِ الٰہیہ میں یہ آیا ہے کہ اگر کوئی نفس اپنی طرف سے کلام بنائے اور پھر اسے خدائے عزّوجلّ کی طرف منسوب کرے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ یمینِ قدرت کے ساتھ پکڑ لیتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے اور اسے مہلت نہیں دیتا اور اس کو اور اس کے کلام کو بالکل نابود کر دیتا ہے۔ چنانچہ سورۂ مبارکہ حاقّہ میں فرمایا ہے ولو تقوّل علینا ... الخ"

اس سے آگے مصنّف نے آیۂ مبارکہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا پوری نقل کر کے یہ لکھا ہے کہ :-

"یہ آیت اس بات پر واضح دلیل ہے کہ خداوند تبارک و تعالیٰ ہرگز ایسے شخص کو مہلت نہیں دے گا کہ جو اپنے کلام کو کذب بیانی کرتے ہوئے اس کی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنی کتاب کا نام جسے اس نے ازخود تصنیف کیا ہے وحی آسمانی رکھتا ہے اور انہیں آیاتِ الٰہیہ کہہ کر پڑھتا ہے۔"

(کتاب الفرائد صفحہ ۲۴)

اب ظاہر ہے کہ جہاں تک آیۂ کریمہ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا کے مفہوم اور منشاء کا تعلق ہے وہ مصنّف کتاب "الفرائد" نے بہت حد تک درست بیان کیا ہے لیکن اب تنقیح طلب امر یہ ہے کہ آیا قرآن پاک کی آیت موصوفہ بالا کی رُو سے اور خود ابوالفضل صاحب بہائی مبلغ کے بیان کردہ مفہوم اور مطالب کی رُو سے کیا جناب علی محمد صاحب باب اور جناب مرزا حسین علی صاحب بہاء اللہ بھی اپنے دعاوی میں سچے ثابت ہوتے ہیں یا نہیں؟ یہ تو کوئی طرزِ استدلال نہیں ہے اور نہ کوئی صاحبِ عقل و دانش اس کو قبول کر سکتا ہے کہ صرف اس آیت کریمہ کی تلاوت کر کے یا اسے کسی کتاب میں لکھ کر یہ کہا جائے کہ اب تم فلاں صاحب کو سچا مان لو جیسا کہ ابوالفضل صاحب بہائی نے حسبِ دستور اہلِ بہاء صرف اس آیت کریمہ کو لکھ کر جناب باب اور جناب بہاء اللہ صاحب کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی مدعی ماموریت من اللہ یا کوئی مدعی رسالت اس وقت تک اس آیت کریمہ کی رُو سے سچا ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم اس آیت میں بیان کردہ معیارِ صداقت کے مطابق اس کی سچائی کو ثابت نہ کریں۔

قبل اس کے کہ ہم جناب باب اور جناب بہاء اللہ کے دعاوی پر غور کریں، ہم یہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مامور من اللہ کے لئے کیا معیارِ صداقت اس آیت میں پیش کیا ہے؟

سو واضح ہو کہ یہ آیت کریمہ ہمارے پیارے آقا سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اور اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل دی ہے کہ اگر یہ برگزیدہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی ایک بات خود بنا کر ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ حیات کاٹ دیتے۔ اور پھر کوئی تم میں سے اگر اسے خدا تعالیٰ کے اس عذاب سے بچانا چاہتا تو وہ اس کو بچا نہ سکتا۔

گویا معلوم ہوا کہ جو شخص بطور افتراء کے رسالت یا مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ آیت موصوفہ بالا کی تصریح کے مطابق ضرور اپنے مشن میں ناکام و نامراد اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہوگا اور کوئی طاقت اسے اس ہلاکت سے بچا نہیں سکے گی۔

دوم:- یہ کہ وہ اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ رسالت کی مانند ہرگز عمر نہیں پا سکے گا کیونکہ آپ کے زمانۂ ماموریت و رسالت کو جو تخمیناً تیئیس ۲۳ سال کا عرصہ ہے اس آیت کے ذریعہ معیارِ صداقت قرار دیا گیا ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ اگر کوئی جھوٹا مدعی ماموریت من اللہ بھی اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد ۲۳ سال تک اپنے جھوٹے مشن کے ساتھ زندہ رہے تو پھر صادق اور کاذب میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہے گا اور اس طرح ایک دشمنِ حق کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ جب فلاں شخص جس نے بقول تمہارے جھوٹا دعویٰ ماموریت من اللہ ہونے کا کیا تھا ۲۳ سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک زندہ رہا تو پھر کیا وجہ ہے کہ تمہارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جس نے اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد ۲۳ سال عمر پائی نعوذ باللہ جھوٹا قرار نہ دیا جائے جبکہ خود تمہارے نزدیک کسی کا اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد ۲۳ سال عمر پانا اس کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعویٰ ماموریت کے بعد کی عمر کو جو ۲۳ سال کا عرصہ ہے اس آیت کے ذریعہ معیارِ صداقت قرار دیا ہے اور یہ قطعی فیصلہ کیا ہے کہ کوئی جھوٹا مدعی ماموریت من اللہ اپنے دعویٰ ماموریت و رسالت کے بعد اس عمر کو ہرگز نہیں پا سکے گا اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہوگا اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک ایسی زبردست دلیل ہے کہ جس کو آج تک کوئی توڑ نہیں سکا اور نہ آئندہ کوئی توڑ سکے گا۔ چنانچہ خود ابوالفضل صاحب بہائی مذکورہ بالا حوالہ سے یہ ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک بھی اس آیت کا یہی مطلب ہے۔ پس یہ معلوم کر لینے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مامور من اللہ کے صدق کو پرکھنے کے لئے کیا معیار مقرر کیا ہے ہم جناب علی محمد صاحب باب اور جناب بہاء اللہ صاحب کے دعاوی پر غور کریں گے کہ آیا وہ اس معیار کی رُو سے سچے ٹھہرتے ہیں یا نہیں؟

جناب علی محمد صاحب باب نے مئی ۱۸۴۴ء میں باب ہونے کا دعویٰ کیا تھا جس کا مفہوم خود ایک بہائی مصنّف نے یہ بیان کیا ہے :-

"کَانَ الْمَفْهُوْمُ لَدَى الْعُمُوْمِ مِنْ لَفْظَةِ (الْبَابِ) فِيْ اَوَائِلِ قِيَامِ حَضْرَتِهٖ اَنَّهُ الْوَاسِطَةُ بَيْنَ حُجَّةِ اللّٰهِ الْمَوْعُوْدِ الْمُنْتَظَرِ وَبَيْنَ الْخَلْقِ"

(الکواکب صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی باب کے دعویٰ کی ابتداء میں عوام نے لفظ باب سے یہ سمجھا کہ وہ موعود و منتظر یعنی امام مہدی علیہ السلام اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہے گویا جناب علی محمد صاحب کا مدعی باب ہونے سے یہ مطلب تھا کہ وہ مخلوق اور امام مہدی علیہ السلام درمیان جن کا کسی نہ کسی رنگ میں سب قومیں انتظار کر رہی ہیں اور جو عنقریب عرصہ میں ظاہر ہونے والے ہیں واسطہ ہیں اور اس کی خوشخبری دینے والے ہیں لیکن اس کے چار سال بعد ۱۸۴۸ء میں قلعہ چہریق سے کسی دوسری جگہ منتقل ہونے وقت جناب سید علی محمد صاحب باب نے خود اپنے متعلق یہ اعلان کیا کہ "اَنَّهُ الْمَهْدِيُّ الْمُنْتَظَرُ" (الکواکب عربی صفحہ ۳۹) یعنی میں ہی وہ امام مہدی ہوں جس کا سب قومیں انتظار کر رہی ہیں اور اس اعلان کے ساتھ ہی آپ نے اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دینی شروع کی کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا اور میرا انکار کرتا ہے اس کو قتل کرنا چاہیئے اور اس کے گھر بار کو تباہ کر دینا چاہیئے۔ اور ان کے مقامات مقدسہ کو گرا دینا چاہیئے۔ چنانچہ جناب عبدالبہاء صاحب ایک جگہ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"در یوم ظہور حضرت اعلیٰ
منطوق بیان ضرب اعناق
وحرق کتب و اوراق وہدم
بقاع وقتل عام اِلَّا مَنْ
آمَنَ وصدق بود"
(مکاتیب عبدالبہاء جلد ۲ صفحہ ۲۶۶)

کہ حضرت اعلیٰ یعنی باب کے ظہور کے وقت بیان کا خلاصہ یہ تھا کہ گردنیں اڑائی جائیں کتاب اور اوراق جلائے جائیں۔ مقامات منہدم کر دیئے جائیں اور بجز ایمان لانے اور تصدیق کرنے والوں کے قتل عام کیا جائے۔

اس تعلیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ بابیوں نے ملک میں فساد فی الارض کی وہ کارروائی شروع کر دی جس کی انہیں تعلیم دی گئی تھی اور اس طرح ملک میں بہت بڑے نقص امن کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ حکومت کو جب اس کارروائی کا علم ہوا تو اس نے اس فتنہ کو روکنے کے لئے اور اس کے مناسب انسداد کے لئے جناب سید علی محمد صاحب باب کو گرفتار کر کے قلعہ ماکو میں نظر بند کر دیا اور اس طرح بابیوں کے بعض اور لوگوں کو بھی گرفتار کیا گیا۔

دوسری طرف علماء شیعہ نے جناب سید علی محمد صاحب باب کے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ وہ امام مہدی ہیں ان پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ ان دونوں باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ بابی گروہ کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی اور انہوں نے ان دونوں باتوں کا بدلہ لینے کے لئے ۱۲۶۴ھ ہجری مطابق ۱۸۴۸ء میں بدشت کے مقام پر ایک کانفرنس کی اور اس کانفرنس میں دو اہم فیصلے کئے

اوّل: یہ کہ آئندہ کے لئے قرآنی شریعت کو ناقابل عمل اور منسوخ قرار دیا جائے۔

دوم:- اور دوم یہ کہ باب کو رہا کرانے کے لئے مختلف دیہات و قصبات سے بابی مسلح گروہوں کی شکل میں قلعہ ماکو پہنچیں۔ چنانچہ قریشی حشمت اللہ صاحب بہائی اس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اس موقعہ پر ایک بابی مرزا حسین علی نوری جن کو حضرت باب نے بہاء اللہ کا لقب دیا تھا خاص طور پر کامیاب ثابت ہوئے اور ان کی اور قرۃ العین کی کوشش سے قریب قریب یہ فیصلہ ہو گیا کہ نئے اصولوں پر چلا جائے لیکن بعض پرانی رائے پر جمے رہے"
(بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۶)

یعنی جناب بہاء اللہ صاحب اور قرۃ العین طاہرہ کی کوششوں کے نتیجہ میں اکثریت نے قرآنی شریعت کو منسوخ کرنے کے حق میں فیصلہ دے دیا اور اس طرح یہ دونوں باتیں ایک قرارداد کی صورت میں اس کانفرنس میں پاس ہو گئیں۔ جب یہ دونوں باتیں پاس ہو گئیں تو جناب سید علی محمد صاحب باب کو ان متفقہ فیصلوں سے آگاہ کیا گیا انہوں نے ان فیصلوں کو پسند کیا اور پہلی بات یعنی قرآنی شریعت کی منسوخی کے فیصلہ کو کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے قلعہ ماکو کے عرصہ قید میں بابیوں کے لئے "البیان" نامی ایک شریعت کی کتاب لکھنی شروع کی اور اس کے متعلق یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اس کتاب کو انیس ۱۹ حصوں میں تقسیم کریں گے اور ہر حصہ میں انیس باب ہوں گے۔ (الکواکب)

مگر جناب سید صاحب نے ابھی اپنی اس شریعت کی کتاب کے آٹھ حصے ہی مکمل کئے تھے اور نویں حصہ کو لکھ رہے تھے کہ حکومت نے انہیں ان کے دعوے مہدویت کے دو سال بعد یعنی ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ ہجری میں امن عامہ کو برباد کرنے اور پبلک کو حکومت کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے کے جرم میں تبریز کے مقام پر سزائے موت دے دی اور اس طرح جناب علی محمد صاحب باب اپنے مشن کی تکمیل سے پہلے ہی اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

اب سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ اور کیوں وہ اپنے مشن میں ناکام و نامراد ہو کر اپنے دعوے مہدویت کے تیسرے سال میں ایسے وقت میں اس دنیا سے اٹھ گئے جبکہ ابھی ان کی شریعت کی کتاب مکمل نہیں ہوئی تھی۔ اور ان کے پیرو اکثر ان کی تعلیمات سے ناواقف تھے؟ سو اس کا جواب مذکورہ بالا آیت کریمہ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا... الخ کی روشنی میں جسے تمام بہائی بھی معیارِ صداقت مانتے یہی ہے اور اس کے سوا کچھ ہو بھی نہیں سکتا کہ جناب سید علی محمد صاحب باب اپنے دعوئ مہدویت میں کاذب تھے۔ اور ان کی یہ تمام کارروائی جس میں شریعت اسلامیہ کو منسوخ کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا تھا۔ محض انتقامی جذبہ کے ماتحت تھی اور اگر وہ اپنے دعوے میں صادق ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان سے صادقوں اور راستبازوں والا سلوک کرتا اور انہیں ان کے مشن میں کامیاب ہونے سے قبل کبھی ہلاک ہونے نہ دیتا لیکن چونکہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں تھے محض انتقامی جذبہ سے سب کچھ کر رہے تھے اسلئے فرقہ بابیہ اپنے زبردست احتجاج اپنی تمام تر قوت اور اپنی ساری جدوجہد کے باوجود انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچا نہ سکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تین سال کے اندر اندر ہی ان کی خود ساختہ شریعت کے انہیں ہلاک کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ایک مدعی کاذب کو خدا تعالیٰ اس طرح اپنے عذاب میں گرفتار کر کے تباہ و برباد کیا کرتا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ
(پارہ ۹ رکوع ۹)

اور یہ بات یاد رکھو کہ ہم افتراء کرنے والوں کو ہمیشہ اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی خوشدامنہ محترمہ اہلیہ چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر عرصہ دو ماہ سے مسوڑھوں اور معدہ کی خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ [illegible]

جماعت احمدیہ کا اصل مقصد

تحریک تعلیم القرآن کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"میں پھر تمام جماعتوں کو۔ تمام عہدیداران خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا۔ جاننا اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا۔ نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی اور پھر انہیں نبھانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک کہ آپ اس بنیادی مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے اس رنگ میں آپ کی نگرانی کرتا رہوں جس رنگ میں نگرانی کرنے کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے۔"
(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۷ء)

احباب جماعت اپنی اپنی جماعتوں میں ان ہدایات کا جائزہ لیتے رہیں کہ افراد جماعت ان ہدایات کی تعمیل کر رہے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کے لئے

سابقت کی روح کے تحت پیش کئے جانیوالے انفرادی و جماعتی وعدے

انفرادی وعدے (دوسری قسط)

۱۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	-/۱۰۰۰	نقد
۲۔ سیدہ امۃ اللہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب (مع صاحبزادی قرۃ العین)	-/۱۲۰	"
۳۔ مکرم ممتاز حسین صاحب امتیاز دارالصدر	-/۱۵	"
۴۔ " عطاء المجیب صاحب راشد صدر خدام الاحمدیہ	-/۷۵	
۵۔ " چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔اے لائبریرین	-/۱۰۰	
۶۔ " علی محمد صاحب بی۔اے بی ٹی دارالرحمت	-/۲۵	
۷۔ " شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل	۱۷۷/۵۰	
۸۔ " حکیم رحمت اللہ صاحب انسپکٹر مع اہلیہ صاحبہ	۵۳/۵۰	
۹۔ پسران حکیم صاحب (ہدایت اللہ، بشارت اللہ، محمد صادق۔ ولی اللہ)	-/۱۰۵	
۱۰۔ مکرم صوفی حبیب الرحمٰن صاحب دارالرحمت	-/۱۱	
۱۱۔ " سردار عبدالحق صاحب شاکر دارالصدر	-/۱۱۱	
۱۲۔ " سید اے کے طاہر وکالتِ مال	-/۵۰	
۱۳۔ " منشی جمال احمد صاحب "	-/۳۲	
۱۴۔ " شیخ رشید احمد صاحب "	-/۷۳	
۱۵۔ مکرمہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ مڈرانجھا	-/۷۰	
۱۶۔ مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب "	-/۵۳	
۱۷۔ " جی۔ ایم اختر صاحب دارالصدر	-/۲۱۰	
۱۸۔ " ملک فضل الدین صاحب دارالعلوم	۳۳/۳۰	
۱۹۔ " مولوی بشارت احمد صاحب امروہی دارالصدر	۹۷/۵۰	
۲۰۔ " چوہدری منظور احمد صاحب وکالتِ مال	-/۲۵	
۲۱۔ " بشارت احمد صاحب پنشنر A.G.B دارالرحمت	-/۳۰	
۲۲۔ " غلام رسول صاحب دارالصدر	-/۱۶	
۲۳۔ " حاجی محمد رمضان صاحب دارالصدر	-/۴۱	
۲۴۔ " محمد اصغر صاحب قمر دارالصدر	-/۳۱	

جماعتی وعدے (قسط دوم)

۱۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد (سندھ)	-/۷۴۷
۲۔ " " طارق آباد "	-/۱۱۴۰
۳۔ " " احمد آباد اسٹیٹ "	-/۴۹۷
۴۔ " " چک ۱۳۹ گھمی ضلع لائل پور	-/۱۷۹
۵۔ " " باٹا پور (لاہور)	-/۲۱۸
۶۔ " " نبی سر روڈ (سندھ)	-/۵۲۹۳
۷۔ " " واربرٹن (شیخوپورہ)	-/۲۴۵۰
۸۔ " " بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ)	-/۱۱۵۰
۹۔ " " گھوگھیاٹ میانی سرگودھا۔	-/۱۷
۱۰۔ " " بھاڈی والہ (سیالکوٹ)	۸۰/۱۲
۱۱۔ " " کراچی	-/۱،۵۰،۰۰۰

نوٹ:۔ اعلان سالِ نو پر دو دِن گزرنے سے پہلے وعدہ جات بفضلِ خدا ۲،۴۲،۷۹۳ روپے تک پہنچ گئے اور ابھی سلسلہ جاری ہے۔

(وکیل المال اوّل)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۴ نومبر ۱۹۷۴ء کے صفحہ ۲ پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۵-۱۹۷۴ء کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس کے آخر میں ایک سطر شائع ہونے سے رہ گئی ہے جو یہ ہے:۔

"۱۹۔ مہتمم وقارِ عمل مکرم حمید احمد صاحب خالد"

احباب تصحیح فرمالیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

پرانی اور "لا علاج" امراض

(۲۱) کی کیورز (CURES) کے نتائج (۲۱)

مکرم جناب چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ فیکٹریز لمیٹڈ بورے والا ضلع ملتان نے لکھا: "میں نے پائلز کیور (PILESCURE) استعمال کی ایک سال گزر چکا ہے نہ خون آیا اور نہ کھجلی ہوئی یہاں تک کہ مسّے شکر کر قریب الاختتام ہو گئے۔" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور ولٹریچر مفت طلب کریں۔ مثلاً پیٹ کے کیڑوں کے لئے ورمز کیور وغیرہ۔

فی کیور مکمل کورس -/۱۰ روپے

کیورز ٹریڈ مارک کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

اس سال صنعتی نمائش منعقد نہیں ہوگی

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر دستکاری کی صنعتی نمائش منعقد ہوا کرتی ہے۔ اس سال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ صنعتی نمائش منعقد نہیں ہوگی۔ بہنیں نوٹ کرلیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

قرآن کریم کی طرف خاص طور پر توجہ دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدائے تعالیٰ کی اس کتاب (یعنی قرآن کریم) کی طرف خاص طور پہ توجہ دیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ۔ ۔ ۔ کنواں موجود ہے لیکن ہم پانی نہ پئیں تو کس طرح پیاس بجھ سکتی ہے۔ پس یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب جو تمہارے پاس موجود ہے یہ اسی صورت میں مفید ہو سکتی ہے جب کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر معاملہ میں قرآن کریم کی اقتداء کرو تاکہ قرآنی حُسن دنیا پر نمایاں ہو۔" (فضائل قرآن صفحہ ۱۳۲)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

انتخاب زعماء برائے سال ۵۴-۱۳۵۳ ہجری شمسی / ۷۵-۱۹۷۴ء

ایسی بڑی مجالس جو مختلف حلقہ جات میں منقسم ہیں، ان کے قائدین سے گزارش ہے کہ نئے سال کے لئے زعماء حلقہ جات کا انتخاب یکم نومبر سے ۱۵ نومبر تک قواعد کے مطابق کرواکر رپورٹ انتخاب منظوری کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوادیں۔

انتخاب فارم ایسے قائدین کی خدمت میں بھجوادیئے گئے ہیں، بڑی مجالس کے جن قائدین کو انتخاب فارم ۳۱ اکتوبر تک نہ ملیں دفتر مرکزیہ سے فوری رابطہ کریں۔

نوٹ:۔ جب تک نئے عہدیداران کی منظوری مرکز سے موصول نہ ہو پہلے عہدیداران کام کرتے رہیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دو صد قابلِ تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

دو صد مجالس خدام الاحمدیہ اپنا بجٹ سو فیصد ادا کرکے سندِ امتیاز کی مستحق ٹھہری ہیں۔ بقیہ مجالس سے التماس ہے کہ وہ ۱۰ نومبر تک اپنا بجٹ سو فیصد ادا کرکے سندِ امتیاز حاصل کرلیں۔

(معتمد مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• مختلف حادثات میں پانچ افراد ہلاک

لاہور ۴ نومبر۔ صوبائی دارالحکومت میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران مختلف حادثات میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ تفصیل کے مطابق چوبرجی چوک میں کل رات ایک موٹر سائیکل سوار محمد نذیر ایک چھکڑے سے ٹکرا کر موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ لاہور جڑانوالہ روڈ پر شاہدرہ کے قریب ایک راہگیر اعجاز طارق بس کی زد میں آکر ہلاک ہو گیا۔ نولکھا چوک میں آج دوپہر ایک بے قابو ریڑھے نے ایک سائیکل سوار کو زد میں لے کر زخمی کر دیا جو ہسپتال میں پہنچنے کے بعد چل بسا۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ بلال گنج میں ایک شخص محمد اسلم گھر کی بجلی ٹھیک کرتے ہوئے جھٹکا لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ بلال گنج میں ہی ایک شخص امیر عبداللہ بجلی کی استری میں کرنٹ آجانے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔

(روزنامہ مشرق لاہور ۵ نومبر ۷۴ء ص۱)

• ایک عورت اور ایک بچی ہلاک

کامونکے ۴ نومبر۔ کامونکے کے قریب شیخوپورہ روڈ پر ٹریفک کے دو حادثات میں ایک خاتون اور ایک سات سالہ بچی ہلاک ہو گئی۔ پولیس رپورٹ کے مطابق ایک عورت کرم بی بی اپنے لڑکے محمد صادق کے ہمراہ کھیتوں سے گھر واپس آرہی تھی کہ ایک کار نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئی۔ جی ٹی ایس کی ایک تیز رفتار بس نے ایک سات سالہ بچی زہرہ بی بی کو کچل کر ہلاک کر دیا۔ بچی سڑک کے دوسری جانب کھڑے ہوئے اپنے باپ عارف حسین کے پاس جانے کے لئے سڑک عبور کر رہی تھی۔ پولیس نے کار اور بس کے ڈرائیوروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

(مشرق ۵ نومبر ۷۴ء ص۵)

• بس کی زد میں آکر بچہ ہلاک

لائلپور ۴ نومبر۔ آج لائلپور سے جھنگ جانے والی بس کی زد میں آکر نواں لاہور کے قریب ایک پانچ سالہ بچہ ہلاک ہو گیا۔ حادثہ کے بعد ڈرائیور بس چھوڑ کر فرار ہو گیا۔

(مشرق ۵ نومبر ۷۴ء ص۶)

• ٹریکٹر کی زد میں آکر ہلاک

وزیر آباد ۴ نومبر۔ آج صبح یہاں ایک تیز رفتار ٹریکٹر ایک دکان سے جا ٹکرایا جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے۔ اس ٹریکٹر کو ایک نوعمر لڑکا چلا رہا تھا۔ وہ اسے بازار میں لے آیا اور تیز رفتاری سے چلانے لگا۔ ٹریکٹر بے قابو ہو کر ایک دکان سے جا ٹکرایا جہاں نور محمد، محمد علی اور محمد اسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ تینوں بری طرح کچلے گئے۔ انہیں مخدوش حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان میں سے ایک شخص چل بسا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۵ نومبر ۷۴ء ص۶)

• بارہ زخمی چار کی حالت نازک

سکندر آباد ۴ نومبر۔ جلالپور روڈ پر شجاع آباد کے قریب دو بسوں کے درمیان خوفناک تصادم میں ۱۲ اشخاص زخمی ہو گئے۔ ان میں سے چار کی حالت تشویشناک ہے۔ دونوں بسوں کے ڈرائیور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ زخمیوں میں زیادہ افراد براتیوں سے تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ ایک بس میں ایک برات سوار تھی جبکہ دوسری مسافر بس تھی۔ براتیوں سے بھری ہوئی بس غازی پور سے لائلپور جا رہی تھی جب یہ شجاع آباد سے ڈیڑھ میل دور پہنچی تو اس نے اپنی سے اگلی بس سے آگے نکلنے کی کوشش کی۔ دونوں بسیں بہت تیز رفتاری سے جا رہی تھیں۔ اس کوشش میں براتیوں کی بس اگلی بس سے ٹکرا گئی جس کی وجہ سے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور مسافروں کی چیخ و پکار سے سارا علاقہ لرز اٹھا۔

(مشرق ۵ نومبر ۷۴ء ص۱)

• شراب سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۴۰ ہو گئی

کراچی ۴ نومبر۔ شہر کے مختلف علاقوں میں کچی اور زہریلی شراب پینے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک اطلاع کے مطابق چالیس ہو گئی ہے۔ اگرچہ پولیس کی رپورٹ کے مطابق ہسپتال میں ۲۳ افراد کو داخل کیا گیا تھا لیکن ہلاک ہونے والے بہت سے افراد کو ہسپتال لائے بغیر ہی لوگوں نے اپنے طور پر دفنا دیا۔ ان افراد کی موت کا ذمہ دار بغدادی کے علاقہ میں سو سالہ پرانا شراب کا ایک خفیہ اڈہ بتایا جاتا ہے جو مبینہ طور پر ایکسائز پولیس، عملہ پولیس، چند بدعنوان افسران اور با اثر لوگوں کے تعاون سے چلایا جا رہا ہے۔ اس جگہ شراب کشید کر کے شہر کے مختلف خفیہ اڈوں کو سپلائی کی جاتی ہے۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۵ نومبر ۷۴ء ص۱)

• بھانجے نے ماموں کو ہلاک کر دیا

رجانہ ۴ نومبر۔ گزشتہ روز رجانہ کے نواحی قصبہ ۲۵۸ گ ب نور محل ایک نوجوان بشارت علی نے اپنے حقیقی ماموں محمد اسلم کو چاقو سے پے در پے وار کر کے ہلاک کر دیا۔ بشارت علی کی حال ہی میں شادی ہوئی تھی وہ کسی بات پر اپنی بیوی سے لڑ پڑا اور اسے گالیاں دینے لگا ماموں نے بھانجے کو گالیاں دینے سے منع کیا جس پر اس نے ماموں کو اسی دم ہلاک کر ڈالا۔

(مشرق ۵ نومبر ۷۴ء ص۵)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۳ ہجری شمسی مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر "الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا جو قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہو گا۔

جماعت کے اہل علم و اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔ مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاخیر سے آنے والے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔

جن ایجنٹ صاحبان کو اس نمبر کی زائد کاپیاں درکار ہوں وہ معین تعداد سے دفتر مینیجر الفضل کو جلد مطلع کریں تا طباعت کے وقت اس تعداد کو پیش نظر رکھا جا سکے۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی منیر احمد صاحب عارف کی تدفین

ربوہ — محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم مولوی منیر احمد صاحب عارف سابق مبلغ برما و نائیجیریا کی نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ نومبر بروز ہفتہ بعد نماز ظہر پڑھائی۔ انہوں نے یکم نومبر ۷۴ء بروز جمعۃ المبارک وفات پائی تھی۔

کثیر تعداد میں احباب جماعت مرحومہ کے جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنی یادگار تین بچے چھوڑے ہیں۔ بڑے فرزند عزیز جمیل احمد بعمر ۱۷ سال سیکنڈ ایئر میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں دوسرا لڑکا فصیر احمد عمر ۱۲ سال آٹھویں جماعت کا طالب علم ہے۔ دو فرزندوں کے علاوہ ایک بچی ہے جس کی عمر سوا تین سال ہے۔ احباب بچوں کے لئے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

مرحومہ تقریباً ۶ ماہ سے بیمار چلی آرہی تھیں باوجود علاج معالجہ کے بیماری بڑھتی گئی۔ آخر یکم نومبر بروز جمعۃ المبارک گیارہ بجے دن کے قریب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

تھوک کپڑے کی مشہور دکان
"مسعود کلاتھ ہاؤس"
عبدالرحیم مسعود احمد
بلال مارکیٹ دوکان ۱۳ گول کچہری چنیوٹ لائلپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴